REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
یکم محرم الحرام ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۷/۱۲ — ۲۰ وفا ۱۳۳۷ ہش — ۲۰ جولائی ۱۹۵۸ء — نمبر ۱۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۸ جولائی کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

پاؤں میں نقرس کی تکلیف ابھی باقی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حفاظتی کونسل نے اردن اور لبنان سے فوجیں واپس بھیجنے کا روسی مطالبہ مسترد کر دیا

لبنان میں مبصروں کے گروپ کو مضبوط بنانے کی امریکی قرارداد پر روس کی طرف سے حق تنسیخ کا استعمال

نیویارک ۱۹ جولائی۔ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل نے کل روس کی پیش کردہ وہ قرارداد مسترد کر دی جس میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ اردن اور لبنان سے برطانوی اور امریکی فوجوں کو فوراً واپس چلے جانے کا حکم دیا جائے۔ اس قرارداد کے حق میں روس کا صرف اپنا ووٹ تھا۔ ۸ ووٹ اس کے خلاف آئے۔ سویڈن اور جاپان نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ کل امریکہ کی پیش کردہ قرارداد بھی آخری فیصلہ کے لئے پیش ہوئی۔ اس میں امریکہ نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ لبنان میں اقوام متحدہ کے مبصروں کا جو گروپ کام کر رہا ہے اسے اور زیادہ مضبوط بنایا جائے۔ لیکن روس نے اس کے خلاف حق تنسیخ استعمال کر کے اسے منظور نہیں ہونے دیا۔ کونسل نے کل کے اجلاس میں سویڈن کی قرارداد بھی مسترد کر دی۔ اس قرارداد میں تجویز پیش کی گئی تھی کہ اقوام متحدہ کے جو مبصر لبنان میں کام کر رہے ہیں انہیں واپس بلا لیا جائے۔ اس قرارداد کے حق میں سویڈن کے اپنے ووٹ کے علاوہ صرف روس کا ووٹ تھا۔

امریکہ اور روس کی دھمکیاں

واشنگٹن ۱۹ جولائی۔ امریکہ نے متحدہ عرب جمہوریہ کو تنبیہ کی ہے کہ اگر اس کی فوجوں نے اردن و عراق میں کوئی مداخلت کی۔ تو اس کے نہایت خطرناک نتائج رونما ہوں گے۔ یہ تنبیہ امریکی سفیر مقیم قاہرہ کی معرفت دی گئی ہے۔ روسی حکومت نے کہا ہے کہ روس مشرق وسطیٰ میں برطانیہ اور امریکہ کی جارحانہ کارروائیوں سے بے تعلق نہیں رہ سکتا۔ اگر انہوں نے اپنی فوجیں واپس نہ بلائیں۔ تو پھر روس کو بھی ضرور قدم اٹھانے پڑیں گے۔

"ہم جنگی بیڑوں ہوائی فوجوں اور ایٹم بموں سے نہیں ڈرتے"

"جب تک ہمارے جسم میں خون کا آخری قطرہ موجود ہے ہم برابر لڑتے رہیں گے" صدر ناصر

دمشق ۱۹ جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے جو حال ہی میں ماسکو کے خفیہ دورے سے واپس آئے ہیں۔ کل دمشق ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ اگر عراق میں مداخلت کی گئی۔ تو عرب عوام حملہ آوروں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اردن اور لبنان میں برطانیہ اور امریکہ نے جو جارحانہ کارروائی کی ہے وہ ناکام ہو کر رہے گی۔ وہ عرب قوم پرستی کے جذبے کو کچلنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ جذبہ مصر شام اور عراق میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اور اب یہ اردن اور لبنان میں بھی کامیاب ہوگا۔ اور وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب آزادی کا پرچم الجزائر عمان اور بیروت پر بھی لہرائے گا۔ صدر ناصر نے مغربی قوموں کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہم جنگی بیڑوں ہوائی فوجوں اور ایٹم بموں سے نہیں ڈرتے۔ جب تک ہمارے جسموں میں خون کا آخری قطرہ بھی موجود ہے۔ اس وقت تک ہم عرب قومیت کی کامیابی اور اپنی آزادی کے لئے برابر جنگ کرتے رہیں گے۔ صدر ناصر نے کہا جب عراق کی نئی جمہوری حکومت نے تمام انتہائی فراہمی اور بین الاقوامی معاہدوں کی پابندی کے بارہ میں یقین دلا دیا ہے۔ تو پھر مغربی اقوام اس سے کیوں خائف ہیں۔ اور کیوں اس کے خلاف فوجیں جمع کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ دراصل عرب نیشنلزم کو کچلنے اور ہماری آزادی کا خاتمہ کرنے کے لئے عراق کو اڈے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے تھے۔ لیکن آج عراق ان کے ہاتھ سے نکل کر آزاد ہو چکا ہے۔ اور ترقی پذیر عرب اقوام کے دوش بدوش آ کھڑا ہوا ہے۔

صدر ناصر عراق میں فوجی انقلاب کے وقت یوگوسلاویہ میں تھے انقلاب کی خبر سنتے ہی وہ یوگوسلاویہ سے مقررہ پروگرام سے ۲ گھنٹے پہلے ہی روانہ ہو گئے تھے۔ وہاں سے روانگی کے بعد ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں تھا۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ کل ان کے دمشق پہنچنے پر قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ ۱۷ جولائی کو ماسکو میں صدر ناصر اور روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف کے درمیان ملاقات ہوئی ہے۔ جس میں دونوں نے عالمی صورت حال میں تبدیلی اور امن برقرار رکھنے کے متعلق مسائل پر بات چیت کی۔ دمشق سے صدر ناصر اسکندریہ جا رہے ہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ جولائی۔ کل یہاں جمعہ کی نماز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں مسیح موعود کی بعثت کے وقت خوفناک جنگوں کے چھڑنے کے متعلق کتب سابقہ کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی پیشگوئیاں بھی پڑھ کر سنائیں۔ اور خود حضور علیہ السلام کی تحریرات سے واضح کیا۔ کہ ان جنگوں کے جہنم سے بچنے اور دیگر آفات سماوی سے محفوظ رہنے کا طریق یہ ہے کہ حکومتیں اور افراد خود غرضی چھوڑ دیں اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

درخواست دعا

برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت چند دنوں سے عارضہ قلب سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ظہور احمد باجوہ ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

رجسٹریشن۔ دفتری تحویری ۱۰ اے ۔ ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۸ء

عیسائیوں کا جواب

کل کے اداریہ نوٹ میں ہم نے مختصراً واضح کیا ہے کہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ (۱) خاتم النبیین کے معنے ایسے نبی کے ہیں۔ جس کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور کہ (۲) حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور آخری زمانہ میں آسمان سے زمین پر اتر کر اور امت محمدیہ میں شامل ہو کر عیسائیت کا انہدام اور دین محمد رسول اللہ کو قائم کریں گے۔ تو اس کا لازماً نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آخری نبی جو زمین پر بجسد عنصری موجود رہے گا۔ اور سب نبیوں کے آخر میں وفات یاب ہو گا۔ وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ہیں۔

چنانچہ عیسائیوں کو مسلمانوں کے مندرجہ بالا غلط عقائد کی بناء پر ہی یہ جرأت ہوئی ہے۔ کہ ان کی طرف سے اب حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خاتم النبیین ثابت کرنے کے لئے ٹریکٹ شائع کئے جا رہے ہیں۔ جو مسلمانوں میں وسیع پیمانہ پر پھیلائے جا رہے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ عام مسلمان اس استدلال کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اور نہ اس کا جواب کوئی اہل علم کہلانے والے حضرات دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر خاتم النبیین کی شان محض تاخر زمانی کے لحاظ سے ہے۔ تو مندرجہ بالا عقائد کے مطابق وہی خاتم النبیین کہلانے کا مستحق ہے۔ جو آخر تک اس زمین پر زندہ موجود ہے

اس نتیجہ کو صحیح ماننے کے راستہ میں ایک مسلمان کے لئے جو مشکل درپیش ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے۔ نہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو۔ اور ایک مسلمان کوئی ایسا عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔ جو قرآن کریم کی تعلیم کے سراسر متضاد ہو۔ اس لئے نہایت اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے اس استدلال کا ہمارے پاس کیا جواب ہے۔ اور جواب بھی ایسا ہو کہ جو مدلل ہو۔

بعض علمائے اسلام اس کا جواب صرف یہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ چونکہ پاکستان ایک اسلامی حکومت ہے اس لئے عیسائیوں کو ایسے ٹریکٹ شائع کرنے سے جبراً روک دیا جائے۔ اور جو شائع ہو چکے ہیں انہیں ضبط کر لیا جائے۔ یہ طریق کار وہ ہے جو مودودی صاحب ایسے خام طبع اہل علم حضرات کہلانے والوں کی ذہنی شکست کا نشان ہے۔ اور جس نے اسلام کی فطری تعلیمات کے راستہ میں پہلے ہی سخت روکاوٹیں ڈال رکھی ہیں اس کا صریح مطلب یہ ہے۔ کہ اسلام خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتا بلکہ اس کے اردگرد جب تک تلواروں کی باڑ نہ لگائی جائے۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

یہی ذہنیت ہے جس نے اسلام کو آج نہ صرف ایک جامد تحریک بنا دیا ہے۔ بلکہ اس کو دنیا کی نظروں میں اب ایک عجوبہ شے بنا دیا ہے۔ جو صرف پرانی یادگاروں کے طور پر عجائب خانوں کی ہی زینت بن سکتی ہے۔ حالانکہ یہ دعوےٰ صرف دین اسلام کا ہی ہے۔ کہ وہ فطری دین ہے۔ اور اس کے اصول میزان عقل پر بھی تولے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری دانست میں ایسا طریق کار اسلام کی سخت توہین ہے۔ جس نے چیلنج ہی ساری دنیا کو یہ چیلنج دے رکھا ہے کہ

فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم ان کنتم صادقین

اسلام کو ایسی شکست خوردہ ذہنیتوں کی تلواروں کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں

دوسرا جواب ہمارے ان اہل علم حضرات کے پاس شاید یہ ہو گا۔ کہ خاتم النبیین کے الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اس لئے اللہ تعالےٰ نے استعمال کئے ہیں۔ کہ وہ آخری نبی ہیں۔ جو اس زمین پر پیدا ہوئے۔ اور کہ آپ اس لئے خاتم النبیین ہیں کہ آپ کی پیدائش کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لحاظ سے چونکہ آپ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد پیدا ہوئے۔ اس لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام خاتم النبیین نہیں ہو سکتے۔

اس جواب سے بھی یہ معمہ حل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ عیسائی کہیں گے کہ پیدائش کا سوال اہم نہیں۔ بلکہ یہ دیکھنا اہم ہے۔ کہ کس کا وجود سب سے آخر تک دنیا میں اپنے اسوۂ حسنہ کا نمونہ پیش کرتا رہا۔ پھر وہ یہ دلیل بھی پیش کریں گے کہ اللہ تعالےٰ نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کو خاتم النبیین بنایا تھا۔ اسی لئے تو اس کو معجزانہ طور پر اتنی مدت زندہ رکھا۔

تیسری دلیل ہمارے علماء یہ دے سکتے ہیں کہ قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ہے نہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو۔ اس کا جواب عیسائی یہ دیں گے کہ ہم تو قرآن کریم کو مانتے ہی نہیں اور نہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتے ہیں۔ لیکن چونکہ تم خاتم النبیین ایسے نبی کو کہتے ہو۔ جس کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ ایسے نبی حضرت عیسٰی علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ ان کی وفات کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور مسلمان بھی یہی مانتے ہیں۔ اس لئے ہمارا دعوےٰ برحق ہے۔

چوتھی دلیل وہ ہے جو آجکل کے نیچر پرست مسلمانوں نے وضع کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان کی طفولیت کے زمانہ میں نبوت کی ضرورت تھی کیونکہ اس وقت تک اس کے عقل و شعور پختہ نہیں ہوئے تھے۔ اب نبوت کی اس لئے ضرورت نہیں رہی کہ انسانی عقل و شعور اپنی جوانی کو پہنچ چکے ہیں۔ اب اسے کسی بیرونی امداد تعاون اور سہارے کی ضرورت نہیں رہی اب وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے

یہ دلیل اتنی خطرناک ہے کہ اس سے عیسائیوں کو مسیح علیہ السلام کی الوہیت بھی نہیں چھوڑنی پڑتی۔ اور وہ بڑی آسانی سے آپ کو "فضل" کی صورت میں "خاتم النبیین" کے سو پریش کر سکتے ہیں۔ وہ کہیں گے کہ یسوع مسیح نے تو خود کہا ہے۔ کہ نبوت یوحنا تک تھی۔ یعنی "فضل" نے جسکو عیسائی عقل و شعور کی پختگی کا مظہر کہہ سکتے ہیں آ کر نبوت کے سلسلہ کو ختم قرار دے دیا۔ اور وہ یوحنا سے آگے قدم نہیں بڑھا سکی۔ الغرض اس دلیل کو لے کر تو عیسائی ضرور بغلیں بجانے لگیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ جوابات درست نہیں ہیں تو اس کا جواب کیا ہے۔ اس کا جواب وہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جب حضرت عمرؓ پریشان تھے حضرت صدیق اکبرؓ نے قرآن پاک کی یہ آیہ کریمہ پڑھ کر دیا تھا۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم

اور نہیں ہیں محمد مگر رسول ضرور گزر چکے ہیں۔ اس سے پہلے رسول۔ پس کیا اگر وہ مر جائے یا مارا جائے۔ تو پھر تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اس کا جواب دیا ہے۔ جب آپ نے فرمایا کہ

قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ

پھر اس کا جواب کئی علماء صلحاء نے دیا ہے۔ جن میں حضرت مولانا رومؒ۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحؒ۔ اور حضرت محمد قاسم رحؒ بانی دیوبند بھی شامل ہیں۔ پھر اس کا جواب نہایت فصاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استدلالاً اور عملاً بھی دیا ہے۔ جو اس مصرعہ میں خلاصۃً بیان ہو گیا ہے ؎

ہر نبوت را بروشد اختتام

یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس معنے میں خاتم النبیین ہیں کہ آپ پر نبوت کے تمام کمالات ختم ہو گئے ہیں اب نبوت کا کوئی کمال ایسا نہیں جو آپ کی پیروی کے بغیر مل سکے۔ اب کوئی

(باقی دیکھیں صـ پر)

انگلستان میں تبلیغِ اسلام کیلئے احمدیہ مشن کی کامیاب مساعی

دو سعید الفطرت انگریزوں کے خطوط اور قبولِ اسلام

احمدیہ مشن لنڈن کی ششماہی رپورٹ

(از مکرم میاں محمد عبدالوہاب صاحب متعلم امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لنڈن۔ بتوسط وکالتِ تبشیر ربوہ)

(قسط نمبر ۶)

دو انگریزوں کا قبولِ اسلام

یہاں کی مادہ پرست زندگی سے اُکتائے ہوئے عیسائی جب اپنے مذہب میں بھی تسلی وتسکینِ قلب نہیں پاتے تو ان میں سے اکثر نیک فطرت لوگ مختلف مذاہب کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان میں تسکینِ قلب تلاش کرتے ہیں۔ مگر اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان معاشرتی اور اقتصادی ضروریات کا حل بھی نئے مذہب اور اس کے قوانین میں تلاش کرے۔ اس قسم کی تعلیم سوائے اسلام کے کسی اَور مذہب میں اتنی نمایاں خوبیوں کے ساتھ بیان نہیں کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ جب سلیم الفطرت لوگ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس کی تعلیم کا دوسرے مذاہب کی تعلیم سے مقابلہ کرتے ہیں تو اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ کہ اسلام ہی زندہ اور صحیح مذہب ہے۔ جس میں ہر قسم کی ہدایت موجود ہے۔ چنانچہ وہ اسلام قبول کرتے ہیں۔ اس قسم کے دو سعید الفطرت افراد کے خطوط درج ذیل کئے جاتے ہیں جنہوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔

مسٹر ڈگلس جارج سمرس کا خط

(ترجمہ) "میں آپ کے خط کا مشکور ہوں جو ایا۔ آپ کو بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے اسلام کے مختصر سے مطالعہ کے بعد اسے قبول نہیں کیا بلکہ پورے تین سال کے مطالعہ مذاہب کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں جب مجھے اس وقت یاد نہیں پڑتا کہ میں نے قرآن مجید کا مطالعہ کس طرح اور کیوں شروع کیا۔ اور نہ ہی میں یہ بتا سکوں گا کہ میں نے قرآن مجید کو کتنی بار پڑھا ہے۔ یا یہ کہ کون کون سی تفاسیر یا تراجم کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ اور کتنی راتیں اس مطالعہ میں میں نے صرف کی ہیں۔ مگر اتنا ضرور بتا سکتا ہوں کہ عرصہ دو سال سے قرآن مجید ہمیشہ میرے پاس رہا ہے پہلے میں سوچا کرتا تھا کہ میری زندگی کا کوئی مقصد نہیں لیکن پھر مجھے اس نظریہ کو خیرباد کہنا پڑا۔ کیونکہ قرآن مجید کے مطالعہ نے مجھ پر خدا کی حقیقت اور انسانی زندگی کا مقصد ظاہر کردیا۔ اور یوں میری ذہنی کشمکش کی رہبری میں ممد ثابت ہوا۔

میں نے قبولِ اسلام کے اعلان میں مزید چھ ماہ کی دیر کی۔ جس کی وجہ عربی زبان میں دعاؤں اور نماز کو یاد کرنا تھا جو میرے لئے مشکل امر تھا۔ اور دوسرے میں اپنے آپکو ایک ادنیٰ مسلمان سمجھتا تھا۔ اور مجھے اپنی نااہلیت کا بہت ہی احساس تھا۔ اور میں چاہتا تھا کہ اس وقت تک ٹھہروں جب تک کہ اپنے دل و دماغ کو پاک نہ کرلوں۔ اور اپنے میں پورا پورا روحانی تغیر پیدا نہ کرلوں۔ مگر پھر مجھے احساس ہوا کہ روحانی تغیر اور پاکیزگی اسلام میں شمولیت کے بغیر ناممکن ہے اور یوں مجھے قبولِ اسلام کی بے حد ضرورت محسوس ہونے لگی۔ اور اب جبکہ میں خدا کے فضل سے ایک مسلمان ہوں۔ اور خدا کی اطاعت میں ہوں مجھے تسکینِ قلب میسّر ہوگئی ہے۔

میں آپ کا خصوصاً بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے گاہے ماہے مجھے تبادلہ خیالات کا وقت دیا اور مجھے احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرایا جو میرے خیال میں آنحضرت صلعم کی تعلیم اور اسلام کو صحیح رنگ میں پیش کرتی ہے۔

میں حضرت امام جماعت احمدیہ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی خدمت میں بھی عنقریب ایک خط لکھوں گا۔ اور آپ کے اخلاص و مدد کا بھی ذکر کروں گا۔"

مسٹر آر۔ ڈبلیو۔ آرمسٹرونگ کا خط

(ترجمہ) "فارم بیعت اور دو کتب جو آپ سے عاریۃً لے لیا گیا تھا ارسالِ خدمت ہیں۔ دیری کی معافی چاہتا ہوں جس کی وجہ اپنی مزید تسلی کرنا تھی۔ اور مجھے خوشی ہے کہ اب مجھے اسلام پر پورا پورا یقین ہے میں نے ان کتب کا تنقیدی لحاظ سے بھی مطالعہ کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ان میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش تلاش کروں۔ مگر اس نظریہ کے باوجود میرا دل مان گیا ہے کہ اسلام صداقت پر مشتمل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے سچا تھا۔

معجزات کی تاویل سائنس کی رو سے کی جاسکتی ہے مگر کسی الہام کے خاص وقت پہ پورا ہونے کی تشریح ناممکن ہے کیونکہ میرے خیال میں کسی بھی عام انسان کا اس قسم کے حالات کے متعلق ایسی واضح پیشگوئی کرنا اپنی طرف سے ناممکن ہے۔ اب صرف دو ہی امکانات رہ جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ اتفاقی ایسا ہوجائے مگر خدا کسی جھوٹے مدعی کی اس طرح کے اتفاقات سے کبھی تائید نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے برحق نبی ہیں جن کا وعدہ خدا نے کیا تھا۔ میں دوسرے خیال سے بالکل متفق ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میری بیعت کے کاغذات کو ربوہ بھیج دیا جائے۔"

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بزرگانِ سلسلہ اور تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان دونوں سعید الفطرت نوجوانوں کے لئے خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں [illegible] اسلام پر [illegible]

ملفوظاتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

استعارے کے رنگ میں خدا کا بیٹا کہلانے کا مفہوم

"پہلی کتابوں میں جو کامل راستبازوں کو خدا کے بیٹے کرکے بیان کیا گیا ہے اس کے بھی یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ درحقیقت خدا کے بیٹے ہیں۔ کیونکہ یہ تو کفر ہے اور خدا بیٹوں اور بیٹیوں سے پاک ہے بلکہ یہ معنی ہیں کہ اُن کامل راستبازوں کے آئینۂ صافی میں عکسی طور پر خدا نازل ہوا تھا اور ایک شخص کا عکس جو آئینہ میں ظاہر ہوتا ہے استعارہ کے رنگ میں گویا وہ اس کا بیٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ بیٹا باپ سے پیدا ہوتا ہے ایسا ہی عکس اپنے اصل سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جبکہ ایسے دل میں جو نہایت صافی ہے اور کوئی کدورت اس میں باقی نہیں رہی۔ تجلیاتِ الٰہیہ کا انعکاس ہوتا ہے تو وہ عکسی تصویر استعارہ کے رنگ میں اصل کے لئے بطور بیٹے کے ہوجاتی ہے۔ اسی بنا پر توریت میں کہا گیا ہے کہ یعقوب میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا بیٹا ہے اور عیسیٰ ابن مریم کو جو انجیلوں میں بیٹا کہا گیا اگر عیسائی لوگ اسی حد تک ٹھہرے رہتے کہ جیسے ابراہیم اور اسحاق اور اسمٰعیل اور یعقوب اور یوسف اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان وغیرہ خدا کی کتابوں میں استعارہ کے رنگ میں خدا کے بیٹے کہلائے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

حضرت میاں عبد العزیز صاحب المعروف مغل رضی اللہ عنہ

حضرت میاں عبد العزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات خود ان کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ملے ہیں۔ خط نہایت پاکیزہ ہے۔ خاتمہ پر کسی قدر نا تمامی کا احساس ہوتا ہے ممکن ہے کوئی آخری ورق بھی موجود ضائع ہو گیا ہے۔

(یحییٰ فضلی۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

بعد حمد و صلوٰۃ کے منکہ خاکسار عبد العزیز احمدی بن چراغ الدین صاحب احمدی مرحوم و مغفور قوم چغتائی ساکن لاہور ---- کچھ حالات جہاں تک مجھے یاد ہیں اپنی بیعت اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لکھتا ہوں۔

میں نے حضرت اقدس کی بیعت ۱۸۹۲ء میں کی ہے اور مجھے یاد ہے کہ مجھ سے پہلے صرف ساٹھ آدمی حضور علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہوئے موسم سردی کا تھا اور اس روز کچھ بارش بھی تھی۔ جب کہ بٹالہ سے میں یکہ میں قادیان پہنچا اور مجھے یاد ہے کہ ہم تین سواریاں تھیں اور پانچ پیسے فی سواری کے یکے والے نے لئے تھے۔ میرے نانا میاں قائم الدین بھی ساتھ تھے۔ میری عمر قریباً تیرہ سال کی تھی اسوقت میں دوسری مڈل یعنی ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ اس سے پہلے میرے والد بزرگوار حضرت میاں چراغ الدین صاحب مرحوم و مغفور نے بازار سے احیاء العلوم اور تذکرۃ الاولیاء خریدی میں اکثر تذکرۃ الاولیاء کا مطالعہ کیا کرتا تھا اسی مطالعہ کے سبب سے مجھے اہل اللہ سے شدید محبت ہو گئی اور اس طرح میں پہلے سے ہی نمازیں باقاعدہ پڑھتا تھا اور قرآن مجید کا سبق بھی اپنے استاد حضرت مولوی رحیم اللہ صاحب سے پڑھتا تھا اور ادھر سکول میں پڑھتا تھا۔ (حضرت استاذی المکرم مولوی رحیم اللہ صاحب مرحوم و مغفور کے بہت مختصر حالات یہ ہیں کہ حضرت مولوی صاحب بھی احمدی تھے۔ مگر مجھے اپنی بیعت کے بعد معلوم ہوا تھا کہ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ بیعت میں شامل ہیں۔ یہ بزرگ پہلے تو کثرت سے مثنوی مولانا روم پڑھا کرتے تھے مگر باقاعدہ قرآن مجید اس کثرت سے انہوں پڑھنا شروع کیا کہ جب بھی میں نے دیکھا آپ تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے تھے۔ ان کی چار بیویاں تھیں جو ان کی وفات سے پہلے ایک ہی ماہ میں چاروں فوت ہو گئیں۔ میں نے اکثر ان کو کہتے سنا تھا کہ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح آسمان سے ایک تخت پر بیٹھ کر زمین پر اترے ہیں۔ یہ بزرگ ایک مسجد میں امامت کراتے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ جب لاہور تشریف لائے (میرے حضور کو دیکھنے کا یہ پہلا موقع تھا) اور سید مٹھا بازار میں ایک مکان بکرایہ مبلغ عہ ماہوار پر لیا تھا اور ایک مولوی جو ہندوستان سے آئے تھے اس سے لفظ محدث پر پندرہ دن بحث اسی مکان میں رہی اور جو اس بحث کو لکھتے تھے وہ ہمارے اسلامیہ اسکول کے ایک ماسٹر تھے۔ ان دنوں حضور اسی ہماری مسجد میں جس میں مولوی رحیم اللہ صاحب امام تھے۔ نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس طرح حضور نے مولوی صاحب کے پیچھے بہت سی نمازیں پڑھیں۔ بظاہر یہ موحد تھے مگر اہل اللہ سے ان کو بہت محبت تھی۔ چنانچہ حافظ غلام رسول صاحب قلعہ والے اور مولوی عبد اللہ صاحب غزنویؒ سے اکثر میل جول تھا۔ عمر قریباً اسی برس سے زیادہ تھی بہت صالح آدمی تھے)

احیاء العلوم اور تذکرۃ الاولیاء کے مطالعہ سے مجھے اہل اللہ سے خاص انس پیدا ہو گیا۔ خصوصاً حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے مجھے یہاں تک محبت ہو گئی کہ اکثر خواب میں ان کی زیارت کرتا ایک دفعہ میں نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ گناہ سے بچنے کا کوئی گر ارشاد فرمائیں۔ تو حضرت نے فرمایا کہ "ہمیشہ وضو رکھنے سے انسان گناہ سے بچ جاتا ہے ---"

میرا انس حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ سے اتنا بڑھا کہ مجھ کو میرے استاد اور اکثر دوسرے میرے دوست بایزید لاہوری کہہ کر پکارا کرتے تھے مگر مجھے ایک خلش ہمیشہ رہی کہ اللہ تعالیٰ کوئی ان جیسا نیک آدمی ملا دے تو ان کی زیارت سے آنکھیں منور کروں۔ انہی دنوں میں نے اذان دینی شروع کی جسے چودہ سال تک متواتر نبھایا۔ ان دنوں مجھے آنحضرت سرور کائنات فخر موجودات جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں گاہے گاہے ہو جاتی تھی۔

ان دنوں جبکہ میں ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ہمارے استاد نے (جو دیوانِ ذوق کا سبق دیا کرتے تھے) پیسہ اخبار منگوایا اور جماعت میں سنایا کہ ایک شخص نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور قادیان میں رہتا ہے اس کے بعد کچھ استہزاء کے الفاظ بھی جو اخبار ہی میں تھے پڑھ کر سنائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ میرے دل میں پہلے سے جس بزرگ کا خیال تھا دل نے کہا کہ ہو نہ ہو یہی وہ بزرگ ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہے۔ مجھے ضرور قادیان پہنچنا چاہیئے۔ چنانچہ قادیان جانے کا پختہ ارادہ کر لیا اور اپنے نانا کے پاس امرتسر پہنچا اور ان کو اپنے ساتھ قادیان چلنے پر مجبور کیا جب ہم بٹالہ پہنچے تو مجھے یاد ہے کہ میرے نانا نے ایک تھپڑ مجھے رسید کیا۔ کہ کچھ معلوم نہیں کہ قادیان کدھر ہے کیونکہ اس وقت قادیان جانے والے یکے بھی کچھ ایسے زیادہ نہ ہوتے تھے غالباً صرف ایک یکہ تھا جب ہم عصر کی نماز سے کچھ پہلے قادیان پہنچے مسجد مبارک کی جہاں آجکل سیڑھیاں ہیں اس جگہ ایک تخت پوش بچھا ہوا تھا۔ ہم پوچھتے پوچھتے وہاں تک پہنچے تو حضرت حافظ حامد علی صاحب مرحوم و مغفور (جو حضور کے پرانے خدمتگار تھے) کھڑے تھے وہ ہمیں مسجد اقصیٰ میں لے گئے جہاں پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ادھر ادھر ٹہل رہے تھے اور حضور کے ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈا تھا جو غالباً کسی پہاڑی لکڑی کا تھا اس پر حضرت صاحب نے مجھ سے بڑی شفقت سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو میں نے عرض کیا کہ حضور لاہور سے آیا ہوں اور میرے والد کا نام میاں چراغ دین ہے عصر کی نماز پڑھ کر ہم لوگ مسجد مبارک والے گول کمرہ میں آگئے ہمارے لئے اور ایک اور صاحب کے لئے (جو یوپی میں معلوم ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ میں مدراس سے آیا ہوں) قہوہ اور خطائیاں خود دست مبارک سے لائے آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے کوئی مذہبی کتاب دیکھی ہے جس پر میں نے عرض کیا کہ تذکرۃ الاولیاء پڑھی ہے جس پر حضور نے کچھ مسکرا کر فرمایا "اچھا ہے" ان دنوں حضور بیعت ایک ایک آدمی کی لیتے تھے مجھے یاد ہے اس مدراسی نے مجھ سے پہلے بیعت کی تھی میں نے دوسرے دن صبح قریباً دس بجے مسجد مبارک میں چھوٹی کھڑکی کے پاس حضور کی بیعت کی جس کے بعد حضور قریباً آدھ گھنٹہ تک مجھے نماز کی نسبت نصیحت فرماتے رہے اور یہ بھی فرمایا کہ یہ ایمان کا ستون ہے۔ اور ستون نیچے گر جاویں تو چھت قائم نہیں رہ سکتی۔

اس کے بعد میرے نانا نے مجھ کو کہا کہ واپس چلنا چاہیئے۔ جس پر میں نے حضور سے اجازت مانگی تو حضور نے فرمایا کچھ دن آپ اور رہیں۔ کیونکہ آپ جیسے یہاں بہت آویں گے۔ اور پھر شناخت مشکل ہو گی۔ مگر میرے نانا نے مجھے بہت تنگ کیا اور کہا کہ تیرا باپ مولوی عبد اللہ صاحب کے پاس جا کر اس سے زیادہ نہیں ٹھہرتا۔ جتنا ہم یہاں ٹھہرے ہیں۔ آخر میں نے حضور سے اجازت لی اور وہاں سے رخصت ہوئے

پھر کئی دفعہ قادیان گیا مسجد مبارک میں میاں جان محمد صاحب نماز کرایا کرتے تھے۔ اور حضورؑ اور ہم چند لوگ پیچھے صف میں ہوتے تھے ان دنوں ہمارے سلسلہ کی سخت مخالفت تھی کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ان دنوں زور شور سے مخالفت کر رہے تھے۔ ہمارا بازار میں چلنا پھرنا تک دشوار تھا۔ پھر جب حضور نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی فرمائی تو وہ اشتہار میں نے لاہور میں بانٹے تھے۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم منیر احمد رشید ایم اے۔ بی ایس سی (آنرز) کا نکاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۵ رجولائی کو ربوہ میں ہمراہ عزیزہ سعیدہ امۃ الباری صاحبہ بنت جناب ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب ہائیڈرالک آفیسر اریگیشن ریسرچ لاہور بعوض ۵۰۰۰/- (پانچ ہزار روپیہ) حق مہر پڑھا

احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان دو خاندانوں کے تعلق کو اسلام۔ احمدیت اور ہم سب کے لئے خیر و برکت کا موجب بنا دے۔ آمین

عزیزہ سعیدہ کی ایم۔ اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

محمد اسحاق سنوری ۱-۹ ادجن گلی۔ قلعہ گجر سنگھ لاہور

مجھے اخویم مرزا ایوب بیگ صاحب رضی اللہ عنہ (جو ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے چھوٹے بھائی تھے اور حد درجہ متقی اور صالح جوان تھے) نے ایک کشف لیکھرام کے قتل کے بعد جس دن حضرت اقدس کے گھر کی تلاشی ہوئی اسی دن صبح سنایا۔ میرے پاس خود چل کر آئے اور فرمایا کہ خواب بتانا تو مجھے الہاماً منع کیا گیا ہے۔ مگر یہ چونکہ خواب نہیں کشف ہے جو کہ مجھے جمعہ کی نماز پڑھتے ہوا۔ اس لئے میں تمہیں بتانے آیا ہوں کہ آج خدا معلوم قادیان میں کیا ہے کیونکہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صبح نماز پڑھتے دیکھا جبکہ میں سجدے میں تھا میری حالت بدل گئی اور میں دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سپاہیانہ لباس میں مسلح جلدی جلدی تیزی سے تشریف لا رہے ہیں اور فرمایا کہ میں قادیان چلا ہوں مرزا غلام احمد کی حفاظت کے لئے۔ اللہ تعالیٰ کے عجائبات ہیں۔ شام کو یہ خبر لاہور پہنچی کہ آج حضرت اقدسؑ کے گھر کی تلاشی ہوئی۔

سورج اور چاند گرہن (جو رمضان میں ہوا تھا) وہ بھی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ بلکہ سورج گرہن کے وقت حضرت مولوی غلام حسین صاحب مرحوم و مغفور نے مسجد گُمٹی (جو لاہور میں ہے) میں جماعت خسوف کرائی اور میں نے بھی ان کے ساتھ پڑھی۔ پیشتر اس کے کہ میں مولوی غلام حسین صاحب کے مختصر حالات لکھوں میں اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت کی تحدیث کرتا ہوں کہ جس روز سے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہوا ہوں مجھے حضور کی ذات۔ حضور کے دعاوی۔ حضور کی پیشگوئیوں اور حضور کی تحریرات پر (باوجود اکتالیس سال گذر جانے کے) کبھی بھی کسی قسم کا اعتراض یا شک پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ جو مجھے حضور کے دعویٰ سے سمجھ آئی ہے (اور میری سمجھ سے بالا حضور کا مقام ہے) میں بہ انشراح صدر اس پر ایمان رکھتا رکھتا ہوں۔ نہ کبھی شک ہوا اور نہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا خاتمہ اسی پر کرے۔

حضرت مولوی غلام حسین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نوے ہزار کتاب پڑھی ہے۔ ان کے مطالعہ کا عجیب حال ہے وہ پڑھنے سے تھکتے نہیں تھے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ چھ چھ سات سات دن کے بعد روٹی کھائی۔ مگر مطالعہ قریباً ہر وقت ہی رہتا تھا۔

تربیتی نظام سے فائدہ اٹھانے کی صحیح عمر

احباب بچوں کو چودہ سال کی عمر سے پہلے مرکزی سکول میں بھجوائیں

(از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

انگریزی میں ایک مقولہ ہے کہ چودہ سال کا بچہ ایک مصیبت ہے دوسروں کے لئے بھی اور خود اپنے لئے بھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمر کے لحاظ سے نہ وہ پختہ کار ہی ہوتا ہے اور نہ ہی "بچہ" کا لفظ اس پر اطلاق پا سکتا ہے۔ وہ نہ ہی اتنا بڑا ہوتا ہے کہ بڑوں کی مجلس میں بیٹھ سکے اور نہ ہی اتنا چھوٹا کہ بچوں سے کھیل سکے۔ گویا نہ وہ کووّں میں نہ ہنسوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بڑے اور چھوٹے ہر دو طبقوں میں ناپسندیدہ شخص قرار پاتا ہے۔ نہ بچے اس پر اعتماد کرتے ہیں اور نہ بڑے اس کو پاس آنے دیتے ہیں۔ بڑے کہتے ہیں تم ابھی بچے ہو ناسمجھ ہو۔ ناتجربہ کار ہو۔ بچوں میں بیٹھو اور بچے کہتے ہیں تم بڑے ہو قد نکال چکے ہو۔ ہماری مجالس میں مت بیٹھو۔

ماہرین تعلیم اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ چودہ پندرہ سال کی عمر تک پہنچ کر بچہ اپنی عادات اور کردار میں پختہ ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اس عمر کے بعد اس کی عادات کو بدلنے کی کوشش کرنا سودمند نہیں ہوتا۔ اگر بچہ کو نیک عادات اور پسندیدہ اخلاق سکھانا مطلوب ہے تو اس عمر سے پہلے اس کی تربیت شروع کریں۔ خود میرے تجربہ میں بھی یہی بات آئی ہے۔ جو بچے بچپن سے ہمارے پاس آتے ہیں اور ہماری تربیت میں داخل ہوتے ہیں وہ الا ماشاء اللہ میٹرک پاس کرنے تک دینی اور تہذیبی لحاظ سے قوم کے لائق سپوت بن کر نکلتے ہیں۔ ان میں سلسلہ کی روایات کو اپنانے اور اساتذہ کی تربیت سے استفادہ کرنے کا ملکہ قدرتی طور پر وافر ہوتا ہے اور مربیوں کے لئے ان کو اسلامی ماحول اور تعلیم میں ڈھالنا آسان ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے بچے ماشاء اللہ یہاں سے فارغ ہو کر بالعموم والدین اور سلسلہ کی نیک نامی کا باعث ہوتے ہیں۔

لیکن جو بچے نسبتاً بڑی عمر میں ہماری تربیت میں آتے ہیں وہ بالعموم سکول کے انتظام سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ بلکہ بجائے اس کے کہ وہ یہاں سے کچھ سیکھ کر جائیں جو "زہر" وہ باہر سے اپنے ساتھ لاتے ہیں وہ یہاں پھیلا دیتے ہیں اور ان کے بد اثرات سے ان کے بعض ہم جماعت اور ہمجولی بھی متاثر ہونے لگتے ہیں اور یہ جراثیم آگے چلتے رہتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری اقامت گاہ میں جس میں عملہ طلباء کی تربیت میں کوشاں رہتا ہے۔ ایک حصہ ایسا موجود رہتا ہے جو ناپسندیدہ ہوتا ہے اور اس کا خمیازہ ان والدین کو بھگتنا پڑتا ہے جو اس امید پر ہر طالب علم کو یہاں پر بھجواتے ہیں کہ ان کے بچے تعلیمی اور اخلاقی اعتبار سے بلند ہو جائیں گے۔ بڑی عمر میں یہاں داخل ہونے والے طلباء عموماً ایسے ہوتے ہیں جو اخلاق اور تعلیم دونوں لحاظ سے ادنیٰ ہوتے ہیں۔ ان کے مرکز کے قیام سے ان کو قابل ذکر فائدہ نہیں پہنچتا لیکن لامحالہ وہ قومی نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ ان کی موجودگی سے خود سکول اور بورڈنگ ہاؤس کا تعلیمی اور اخلاقی معیار پست ہو جاتا ہے اور ان کا بد اثر ان سے چھوٹی عمر کے بچوں اور درسگاہ کے نظم و ضبط پر پڑتا ہے۔ اپنے مرکزی ادارہ کی نیک شہرت کو قائم رکھنا اور اس میں عملہ کی اعانت کرنا جملہ احباب کا فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی اسی صورت میں احسن طور پر ہو سکتی ہے کہ احباب اپنے بچوں کو ساتویں حد آٹھویں جماعت میں ربوہ بھجوانے کا انتظام کریں۔ آجکل احباب بالعموم دسویں جماعت میں یہاں بھجواتے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض اوقات بچہ خاصہ بگڑ چکا ہو اور اصلاح کا کوئی موقعہ باقی نہ رہ گیا ہو۔ بچہ اپنی بد عادات میں پختہ ہو اور بجائے مرکز کے انتظام سے استفادہ کرنے کے یہ بڑے لڑکے انتظام کی پریشانیوں میں اضافہ کرنے کا موجب ہو حالانکہ مرکزی تعلیم و تربیت سے فائدہ اٹھانے اور صحیح اور سچا خادم اسلام بننے کے لئے بچوں کا چھوٹی عمر میں جبکہ وہ چودہ سال سے نیچے ہوں ہمارے پاس آنا انفرادی اور قومی لحاظ سے مفید ہوتا ہے۔ چھوٹی عمر میں بچہ ابھی جلد اثر قبول کرتا ہے اور ہر سانچہ میں ڈھل جاتا ہے۔

احباب کو چاہیئے کہ متذکرہ حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کو مناسب عمر میں یہاں بھجوائیں تاکہ وہ نسبتاً لمبا عرصہ یہاں رہ کر مرکز کے فیوض سے خوش کن حد تک متاثر ہو سکیں اور ان کا روپیہ جو وہ اپنے بچوں کے ربوہ کے قیام میں خرچ کرتے ہیں صحیح مصرف میں آئے۔ اور ان کے بچے اسی رنگ میں رنگین ہوں جس میں وہ احباب انہیں رنگنا چاہتے ہیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ چند دن سے بہت بیمار رہی۔ درویشان قادیان و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین (صفدر علی خاں محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) میں ایک عرصہ سے بیمار ہوں۔ بعض دنوں میں بیماری شدت اختیار کر جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ احباب میری صحت اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ صفر اسلام از ربوہ

(۳) کچھ عرصہ سے خاکسار کی صحت خراب رہتی ہے۔ دوران سر کی تکلیف ہے بزرگان سلسلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالکریم خاں کاٹھ گڑھی شاہ پور سیالکوٹ

(۴) میرا چھوٹا بھائی عزیزم انور احمد بیمار ہے۔ احباب سے اس کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ منور احمد سرگودھا

(۵) میری والدہ محترمہ نصرت پروین کو سر درد کی تکلیف ہے اور بینائی میں کمی آرہی ہے۔ میں بھی عموماً بیمار رہتا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (ناصر احمد ابن چوہدری فیض محمد صاحب لائلپور)

چندہ جلسہ سالانہ

ہماری جماعت کا سالانہ جلسہ جماعت کے قیام کی اغراض کو پورا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے اس موقع پر شمع احمدیت کے ہزاروں پروانے بیک وقت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں اور حضور کے زندگی بخش کلام سے نئی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ مرکز احمدیت میں یہ چند دن گذارنے سے مومنوں کے دلوں میں اشاعت اسلام اور تزکیہ نفس کے لئے جو جوش اور امنگ پیدا ہوتی ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

اس جلسہ کے اخراجات پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ایک خاص چندہ جاری ہے جس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پچھلے دو تین سالوں میں اس چندے کی وصولی میں نمایاں طور پر زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے اس لئے اس چندہ کی آمد میں مزید ایزادی کی شدید ضرورت ہے تا اسی چندہ سے جلسہ کا تمام خرچ پورا ہو سکے پچھلے سال تک دوسرے چندوں میں سے ایک بڑی رقم ہر سال جلسہ سالانہ پر خرچ کرنی پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے دوسرے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے

مشاورت کے فیصلہ کے مطابق چندہ جلسہ کی سالانہ شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا 1/120 حصہ مقرر ہے اگر تمام اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کردیں۔ تو جلسہ کا خرچ نہایت آسانی کے ساتھ پورا ہو سکتا ہے۔ بے شک اکثر جماعتیں اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیتی ہیں۔ اور پچھلے چند سالوں میں جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ بلکہ بہت سی جماعتیں تو اپنے بجٹوں سے زیادہ چندہ ادا کر دیتی ہیں۔ پھر بھی ابھی تک چند جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے اس چندہ کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کی۔ ان میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں اور ان کی وجہ سے ہی اس چندہ کی وصولی میں کمی رہ جاتی ہے۔

نظارت بیت المال نے پچھلے سال ان جماعتوں کو مشورہ دیا تھا۔ کہ اگر وہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا نہیں چاہتیں تو مجلس مشاورت میں کوئی دوسری تجویز پیش کریں جس کے ذریعہ جلسہ سالانہ کا خرچ پورا کیا جا سکے۔ لیکن انہوں نے کوئی متبادل تجویز پیش نہیں کی۔ اب نظارت بیت المال نے ان جماعتوں سے جو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں دریافت کیا ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے معاملہ میں وہ کس حد تک ساری جماعت کا ساتھ دینے پر تیار ہیں۔ ان کے جوابات کی روشنی میں اگر ضرورت ہوئی تو اس معاملہ کو آئندہ مجلس مشاورت میں پیش کیا جائیگا مجھے قوی امید ہے کہ اس سال یہ چند جماعتیں بھی ضرور اپنا قدم آگے بڑھائیں گی۔ اور اس امر کو ہرگز پسند نہیں کریں گی کہ ان کی کوتاہی کی وجہ سے جو کمی رہ جاتی ہے اسے پورا کرنے کے لئے ان جماعتوں پر زیادہ بوجھ ڈالنے کی کوئی تجویز مجلس مشاورت میں پیش کی جو پہلے بھی اپنا مقرر کردہ حصہ بخوشی ادا کر رہی ہیں

اس وقت جلسہ سالانہ کے لئے اجناس خریدی جا رہی ہیں۔ اور اس غرض کے لئے ایک بڑی رقم کی ضرورت ہے لہذا تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ اسی وقت سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ اور جو احباب یکمشت اس چندہ کی ادائیگی کی توفیق رکھتے ہوں۔ ان سے فوری طور پر یکمشت وصولی کر کے رقمیں یہاں بھجوا دیں اور جو دوست یکمشت ادائیگی نہ کر سکتے ہوں ان سے ایسی اقساط سے وصولی شروع کر دیں کہ جلسہ سالانہ تک ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے۔ زمیندار احباب کو چاہیئے کہ اسی فصل سے جو اب اٹھائی گئی ہے اپنا پورا کا پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ جو دوست اس چندہ کی ادائیگی میں جلدی کریں گے انہیں یقیناً ثواب زیادہ ہوگا۔ کیونکہ اس وقت اجناس نسبتاً سستی ہیں۔ اس لئے ان کی ادا کردہ رقم سے آج اس سے زیادہ جنس خریدی جا سکتی ہے۔ جتنی جنس اتنی ہی رقم سے نومبر یا دسمبر میں خریدی جا سکے گی۔

یہ مت بھولیئے کہ مہمان نوازی مسلمانوں کی محبوب روایات میں سے ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر خرچ ہوتی ہے۔ جس میں عام مہمان نوازی سے یقیناً زیادہ ثواب ہے۔ پس جلسہ سالانہ کی شکل میں تھوڑی سی مالی قربانی بہت بڑی برکات کا موجب ہے۔ اس لئے کسی دوست کو اس چندہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ واریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

اوراتحصیل سیالکوٹ میں احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد

مورخہ ۲۹ ؍ بروز جمعہ کو بفضل خدا تعالیٰ مسجد احمدیہ اورا تحصیل سیالکوٹ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر ضلع سیالکوٹ کے علاوہ اردگرد کے مقامات سے بھی متعدد احباب تشریف لائے تھے۔

قریباً نو بجے (۹ بجے) صبح مکرم امیر صاحب ضلع اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعاؤں کے ساتھ مسجد کی بنیادی اینٹیں رکھیں اور پھر اجتماعی دعا ہوئی۔ اس موقع پر مقامی غیر از جماعت احباب بھی کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے بھی مسجد کی تعمیر پر بڑی خوشی کا اظہار کیا

بعد ازاں ایک مختصر سا اجلاس کیا گیا۔ جس میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے مسجد کی اہمیت اور اس کے مقصد عظیم کو بیان فرمایا۔ اس سلسلہ میں آپ نے سیدنا حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور اسلامی تعلیم کو پیش کیا۔ نیز آپ نے تلقین فرمائی۔ کہ جہاں مسجد کی تعمیر میں ہر فرد کو عملاً شریک ہونا چاہیئے۔ وہاں آپ کا یہ بھی فرض ہے کہ مسجد بنا کر اسے نمازیوں سے ہمیشہ آباد رکھیں تا وہ غرض پوری ہو جس کے لئے یہ مسجد بنائی جا رہی ہے احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو جماعت احمدیہ اورا کے لئے دینی و روحانی لحاظ سے ترقی کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

(چوہدری عبدالکریم خاں کاٹھ گڑھی شاہد مربی انچارج عفی عنہ سیالکوٹ)

اعلان گمشدہ رسید بک

رسید بک نمبر ۹۲۰؍ صدر انجمن احمدیہ۔ جماعت کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ کو بھجوائی گئی تھی۔ گم ہو گئی ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی دوست اس نمبر کی رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

احمدی تاجر کیلئے لمحۂ فکریہ

تجارتیں تو بہت کیں بہت کمایا بھی
بہت سنبھال کے رکھا بہت سا کھایا بھی
مگر سوال یہ ہے زیر غور رہے بھائی
خدا کے گھر کے لئے کچھ دیا دلایا بھی

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

نبی نہیں آسکتا مگر وہ جو کہ پہلے آپ کی امت میں سے ہو۔ اور جس میں آپ کی ہی نبوت کے کمالات کا عکس ہو۔ کوئی نبی خواہ پرانا ہو یا نیا ایسا نہیں آسکتا جس کو آپ کے فیض نبوت سے ظلی طور پر نبوت کا جامہ نہ پہنایا جائے۔ آپ نے قرآن و انجیل سے حتمی طور پر ثابت فرمایا کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ وہ وفات پا چکے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کا کلام سچا ہے۔ اس طرح عیسائیوں کی یہ دلیل بھی کٹتی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تاخر زمانی کے لحاظ سے خاتم النبیین ہیں۔ مگر اس طرح صرف جماعت احمدیہ ہے جو عیسائیوں کے ادعا کا جواب دے سکتی ہے۔

ہم مولانا مودودی صاحب۔ مولانا احمد علی صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ عیسائیوں کے مقابلہ پر اپنے دلائل پیش کریں اور خاتم النبیین کے معنوں پر جماعت احمدیہ کی تخفیف کرنے سے پہلے عیسائیوں کے استدلال کا جواب دیں۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ آپ ہرگز میدان میں نہیں آئیں گے۔ آپ کو تو صرف ایک بات آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اسلام پر دشمنانِ اسلام کے اس اعتراض کو تقویت پہنچائیں کہ اسلام تلوار کے بل پر پھیلا ہے۔

نعوذ باللہ

نہرو سے بھارتی کمیونسٹوں کی اپیل

کلکتہ ۱۸ر جولائی مغربی بنگال کی کمیونسٹ پارٹی نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے کہا ہے۔ کہ وہ لبنان میں امریکی مداخلت اور عراق میں برطانوی مداخلت کے خطرہ کی مذمت کریں کیونکہ مشرق وسطیٰ میں غیر ملکی مداخلت عالمی امن اور سب ایشیائی و عرب اقوام کی آزادی و خود مختاری کے لئے زبردست خطرہ ہے پنڈت نہرو کے نام تار میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ امریکہ کو لبنان سے فوجیں نکالنے پر مجبور کریں اور اینگلو امریکی سامراج کے خلاف عرب عوام کی جدوجہد کی ہر ممکن کوشش کریں۔

مرکزی ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ

کراچی ۱۸ر جولائی مرکزی حکومت نے آج اڑھائی سو روپے ماہوار تک تنخواہ پانے والے نان گزیٹڈ مرکزی ملازمین کی تنخواہوں میں چار روپے ماہوار کے اضافہ کا اعلان کیا ان ملازمین (غیر فوجی) کی تنخواہوں میں یہ اضافہ یکم جولائی ۱۹۵۸ء سے ہوگا۔ تنخواہ کمیشن کی رپورٹ پر یہ اضافہ عبوری امداد کے طور پر کیا گیا ہے۔ توقع ہے کمیشن اپنی قطعی رپورٹ اس سال کے آخر تک پیش کر دے گا۔

مظفر آباد ۱۷ر جولائی صدر حکومت آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم خاں کو کشمیر کے بارے میں اہم معاملات پر مشورہ کے لئے کراچی طلب کر لیا گیا ہے۔

ڈاکٹر ایڈناور کی طرف سے مصالحت کی پیشکش

بون ۱۸ر جولائی باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق مغربی جرمنی کے چانسلر ایڈناور مشرق وسطیٰ کے موجودہ بحران میں مصالحت کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے پر آمادہ ہیں۔ ان ذرائع نے بتایا کہ مغربی جرمنی کی حکومت صورت حال کو خراب ہونے سے بچانے کی خواہشمند ہے اور اس کا خیال ہے کہ اقوام متحدہ کے دائرہ عمل میں کوئی سمجھوتہ بے حد ضروری ہے۔

مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوج

کراچی ۱۷ر جولائی آسام کے ضلع کچھار کے سرحدی علاقوں کو بھارتی فوج کی تحویل میں دینے سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس پر حکومت پاکستان غور کر رہی ہے خیال ہے کہ وزارت خارجہ اس سلسلہ میں بھارتی حکومت سے خط و کتابت کرے گی حکومت مشرقی پاکستان پہلے ہی حکومت آسام کو احتجاجی یادداشت روانہ کر چکی ہے

کشمیریوں کو ووٹ کا حق نہیں دیا جائیگا

مظفر آباد ۱۷ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے جموں و کشمیر کے مہاجرین کو ووٹ کا حق نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے تاہم وہ آزاد کشمیر کی عبوری اسمبلی کے لئے انتخابات میں ووٹ دے سکیں گے

"مزید محبان وطن کو پھانسی دینے سے گریز کیا جائے"

ہنگری سے اقوام متحدہ کی مخصوص کمیٹی کی اپیل

اقوام متحدہ ۱۸ر جولائی۔ اقوام متحدہ کی مخصوص کمیٹی برائے ہنگری نے سابق ہنگروی وزیر اعظم مسٹر امرے ناج اور ان کے رفقاء کی پھانسی کو ظلم اور دہشت کی اس پالیسی کی نمایاں مثال قرار دیا ہے۔ جس کا آج کل ہنگری میں بازار گرم ہے۔

کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں جو آج شائع کی گئی ہے۔ مسٹر ناج اور جنرل پال مالیٹر کی پھانسی کی ذمہ داری حکومت الفاظ میں روس پر عاید کی گئی ہے۔ جنہیں روسیوں نے ۱۹۵۶ء کے ناکام انقلاب میں گرفتار کیا تھا۔ رپورٹ میں ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جس میں مسٹر ناج اور ان کے [illegible] کے علاوہ تیس دوسرے افراد کے نام بھی دیئے گئے۔ جنہیں ۱۹۵۷ء کے بعد پھانسی دی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ فہرست ہنگری کی سرکاری دستاویزات کی مدد سے مرتب کی گئی ہے اور اسے ہرگز مکمل نہیں کہا جا سکتا۔

اقوام متحدہ کی کمیٹی نے ہنگری کی حکومت سے اپیل کی ہے کہ دنیا کے بہت سے ملکوں کی رائے عامہ کا احترام کرے اور اگر اس نے بعض دوسرے سیاسی قیدیوں کو پھانسی دینے کا فیصلہ کیا ہے تو اسے منسوخ کر دے کمیٹی نے اپنی رپورٹ صرف ہنگری کے اخبارات اور ریڈیو کی اطلاعات کے جائزے کے بعد مرتب کی ہے اور بتایا ہے کہ امرے ناج کی پھانسی سے قبل کیا حالات پیش آرہے تھے۔ رپورٹ میں مسٹر ناج کی گرفتاری اور پھانسی کے خلاف یوگوسلاویہ کے احتجاجی مراسلات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ مسٹر ناج بوڈاپسٹ کے یوگوسلاوی سفارت خانہ کی حفاظت میں جا رہے تھے کہ انہیں روسیوں نے گرفتار کر لیا تھا۔

اس رپورٹ کی نقل اقوام متحدہ کے تمام ارکان کو بھیجی جا رہی ہے تاکہ وہ اس سوال پر غور کر سکیں کہ ستمبر میں جنرل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہونے پر کیا۔ اقدام مناسب سمجھتے ہیں کمیٹی نے اقوام متحدہ کے ارکان سے خود اپنی جانب سے کوئی سفارش نہیں کی ہے

کلیموں کی تصدیق کا کام

کراچی ۱۸ر جولائی کلیمز کمشنر جسٹس خورشید زمان نے بتایا ہے کہ کلیمز کی تصدیق کا سارا کام اگلے سال مارچ تک مکمل ہو جائیگا۔ آپ نے کہا کہ تین لاکھ بیس ہزار کلیم داخل کئے گئے تھے۔ جن میں سے ایک لاکھ دس ہزار کلیموں کی تصدیق ہو چکی ہے۔ کلیم داخل کرنے کی میعاد ختم ہونے کے بعد ستر ہزار درخواستیں موصول ہوئیں۔ جن میں سے بارہ ہزار درخواستوں پر کارروائی ہو چکی ہے۔

لائل پور میں فائرنگ کی عدالتی تحقیقات

لائلپور ۱۸ر جولائی۔ مقامی کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز میں ہڑتالی مزدوروں پر پولیس نے جو فائرنگ کی تھی اس کی عدالتی تحقیقات کل شروع ہو رہی ہے۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس یعقوب علی خاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لائلپور کے کمرہ عدالت میں تحقیقات شروع کریں گے۔ مسٹر جسٹس یعقوب علی کل صبح لائلپور پہنچیں گے

دفاتر روزگار کی کارگزاری

لاہور ۱۸ر جولائی۔ مغربی پاکستان کے شمالی یعنی سابق پنجاب سرحد اور ریاست بہاولپور کے دفاتر روزگار نے جون ۵۸ء میں ۱۰۸۶۰ امیدواروں کے نام درج کئے اور ان میں سے ۲۷۲۴ افراد کو ملازمت دلائی

عراق سے پاکستانیوں کا انخلاء

کراچی ۱۸ جولائی معلوم ہوا ہے وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون نے بغداد میں بدامنی کے پیش نظر کل وزارت خارجہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ عراق میں متعین پاکستانی افسروں کے کنبوں کو نکلوانے کے انتظامات کرے اور اس سلسلے میں بغداد میں پاکستانی سفارت خانہ سے فوراً ربط قائم کرے۔ پاکستانیوں کو واپس لانے کے لئے پاکستانی انٹرنیشنل ایئر لائنز کا طیارہ بغداد یا بصرہ بھیجنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

پاکستان کا سفارتی عملہ ابھی بغداد میں کام کرتا رہے گا۔ صرف عملہ کے افراد خاندان کو پاکستان لایا جا رہا ہے۔

لاہور ۱۸ جولائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت لاہور کارپوریشن کی حدود میں لاؤڈ سپیکروں کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ حکم ۱۷ر جولائی سے نافذ ہو کر دو ماہ تک جاری رہے گا۔

عراق کو آزاد کرانے کیلئے اردن کارروائی کرے گا

برطانیہ کے مزید فوجی دستے عمان پہنچ گئے

عمان ۱۸ جولائی۔ اردن ریڈیو نے آج بار بار یہ اعلان کیا کہ اردن کی حکومت عراق کی آزادی کے لئے کارروائی کرے گی۔ خواہ اس کے لئے کتنی ہی بڑی قیمت کیوں نہ دینی پڑے ریڈیو نے کہا کہ شاہ حسین وہ واحد شخص ہیں جنہیں عراق میں امن و امان بحال کرنے کے لئے کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق برطانیہ اور امریکہ شاہ حسین پر زور دے رہے ہیں کہ وہ اپنی فوج عراق نہ بھیجیں۔

دریں اثنا قبرص اور بعض دوسرے اڈوں سے برطانوی فوج بڑے طیاروں کے ذریعے عمان پہنچائی جا رہی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق کل جیٹ لڑاکا طیارے بھی عمان بھیجے گئے ہیں۔ جبرالٹر میں مقیم برطانوی فوج بھی بحری جہازوں کے ذریعے نامعلوم منزل کی طرف روانہ کر دی گئی

دمشق ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ اردن کے شہر نظیف میں "سامراجیوں" کے خلاف زبردست مظاہرے کئے گئے ہیں اور جب فوج نے مظاہرین کو منتشر کرنے کی کوشش کی تو فریقین میں شدید تصادم ہو گیا جس کے بعد اڑھائی سو سے زائد افراد گرفتار کر لئے گئے۔

ایتھنز ۱۹ جولائی۔ روس کی بری، بحری اور فضائی افواج نے کل ترکیہ اور ایران کے سارے سرحدی علاقے میں زبردست جنگی مشقیں شروع کر دیں۔ ماسکو ریڈیو نے کل اعلان کیا تھا کہ یہ مشقیں روسی افواج کو مقابلے کے لئے "بالکل تیار رکھنے" کی غرض سے کرائی جا رہی ہیں۔ بلغاریہ کی فوجیں بھی ان مشقوں میں حصہ لے رہی ہیں

سیلاب سے متاثرہ سڑکیں

لاہور ۱۹ جولائی۔ سیلاب کی زد میں آنے والی سڑکوں کی صورت حال یہ ہے۔ ہمبڑیالی گوجرانوالہ پنڈی بھٹیاں جھنگ روڈ۔ پنڈی بھٹیاں کے نزدیک میل ۴۲ سے ۴۳ تک تین فٹ گہرا پانی کھڑا ہے۔ ٹریفک معطل کر دیا گیا ہے لیکن پانی کی سطح گر رہی ہے

بھیرہ بھلوال روڈ۔ میل ۵ سے ۶ تک چار فٹ گہرا پانی کھڑا ہے۔ ٹریفک بند ہے۔

لاہور سرگودھا میانوالی روڈ۔ شاہ پور کے نزدیک میل ۱۲۸ و ۱۲۹ اور ۱۳۵ کے نزدیک دو فٹ گہرا پانی کھڑا ہے۔ ہلکا ٹریفک بند کر دیا گیا ہے۔ خوشاب میانوالی اسٹیشن پر میل ۱۶۸ سے ۱۶۹ تک ۵ فٹ گہرا پانی کھڑا ہے ہر قسم کا ٹریفک بند کر دیا گیا ہے۔

انڈی کوٹ مٹھا ٹوانہ روڈ۔ میل ۳۰ پر ایک شگاف پڑ گیا ہے تمام ٹریفک بند کر دیا گیا ہے۔

خوشاب مظفرگڑھ روڈ۔ خوشاب کے نزدیک میل ۱۳ پر دو فٹ گہرا پانی کھڑا ہے تمام ٹریفک بند کر دیا گیا ہے۔ لاہور اور راولپنڈی کی سول ڈویژنوں کی باقی تمام پکی سڑکوں پر موٹریں چل سکتی ہیں۔

عراق میں سیاسی اسیروں کے لئے عام معافی کا اعلان

عام قیدیوں کی سزائیں کم کر دی گئیں۔ نئی کابینہ کا فیصلہ

لندن ۱۹ جولائی۔ عراق کی نئی کابینہ نے کل رات سیاسی اسیروں کو عام معافی دینے اور ان عراقی شہریوں کے حقوق بحال کرنے کا فیصلہ کیا جنہیں سابق عراقی حکومت نے اپنے حقوق سے محروم کر دیا تھا۔ کابینہ کے فیصلوں کا اعلان بغداد ریڈیو سے کیا گیا۔

نشریہ کے مطابق ری پبلکن کابینہ نے یہ فیصلے کئے ہیں:۔

(۱) جن لوگوں کو سیاسی مقدمات میں سزائیں دی گئیں ان سے عام مجرموں کا سا نہیں بلکہ سیاسی اسیروں کا سا سلوک کیا جائے گا۔ (۲) وزیر انصاف کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ عام مجرموں کی سزائیں بھی کم کر دیں۔ (۳) ان تمام فیصلوں کو منسوخ کر دیا جائے گا جن کے تحت متعدد شہری سیاسی وجوہ کی بنا پر عراقی شہریت سے محروم کر دیئے گئے تھے (۴) سیاسی مقدمات میں سزائیں پانے والوں پر سے پولیس کی نگرانی ہٹا دی جائے گی۔ اور انہیں اپنے گھروں کو واپس آنے کی اجازت دیدی جائے گی۔

(۵) جن طلبہ کو سیاسی وجوہ کی بنا پر سکولوں اور کالجوں سے نکال دیا گیا تھا ان کے متعلق ایسے سب فیصلے منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

(۶) اساتذہ اور پروفیسروں کو سیاسی وجوہ کی بنا پر ملازمت سے محروم کرنے کے فیصلے بھی منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

دریں اثناء آج بغداد ریڈیو نے اعلان کیا کہ سوویٹ یونین سے سفارتی تعلقات فوراً قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا کہ نئی عراقی حکومت نے کمیونسٹ چین کو بھی تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

متحدہ عرب جمہوریہ کی پہلی فوج کے کمانڈر انچیف میجر جنرل جمال فیصل نے کل ایک نشری تقریر میں کہا۔ اگر سامراجیوں نے ہمارے خلاف جارحانہ کارروائی کی تو انہیں اس بار ناقابل فراموش سبق ملے گا ہم ایک ایک قدم پر آخر دم تک لڑیں گے۔ کمانڈر انچیف نے فوج اور "عوامی تحریک مزاحمت" سے اپیل کی کہ وہ خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ آپ نے کہا "سامراج کی کوشش بدستور یہ ہے کہ ہماری متحدہ عرب جمہوریہ کو امن نصیب نہ ہو"

برطانوی قونصل خانے جلا دیئے گئے

لندن ۱۹ جولائی۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ پیر کو عراق کی فوجی بغاوت کے پہلے روز بصرہ اور موصل میں برطانوی قونصل خانے جلا دیئے گئے تھے۔ سرکاری حلقوں سے اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ تاہم ان حلقوں نے اعتراف کیا ہے کہ چودہ جولائی کو بغداد میں برطانوی سفیر کا مکان جلا دیا گیا تھا۔ اور سفارت خانے کو فسادیوں نے لوٹ لیا تھا۔

اسرائیلی فوج شام کی سرحد پر

قاہرہ ۱۹ جولائی۔ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق اسرائیل شام کی سرحد پر بھاری تعداد میں اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے۔ ریڈیو نے الزام لگایا کہ سامراجی طاقتیں عالم عرب پر از سر نو قبضہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔